میرے نانا ایک مشہور کاروباری شخصیت تھے جوکہ برصغیر کی تقسیم سے پہلے برطانوی ریاست کینیا چلے گئے تھے۔ جہاں میری والدہ کی پیدائش ایک برطانوی شہری کی حیثیت سے ہوئی۔ جبکہ میرے دادا برطانوی ہندوستان (موجودہ پاکستان) کی فوج میں سپاہی تھے۔جنہیں 1941ء میں دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانیہ بھیج دیا گیا۔ جہاں وہ 1945ء تک رہے۔ واپسی پر 1947ء میں قیام پاکستان کے بعد وہ سیالکوٹ سے کویت منتقل ہو گئے جبکہ میرے والد جن کی جائے پیدائش سیالکوٹ ہے۔ 1960ء میں خاندان کے باقی افراد کے ہمراہ مستقل رہائش کیلئے میرے دادا کے پاس کویت منتقل ہو گئے۔

بچپن کے پہلے پانچ سال کویت میں گزارنے کے بعد 1984ء میں اپنی والدہ کے ہمراہ برطانیہ آیا جہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد ہم دوبارہ کویت منتقل ہو گئے۔ 12 سال کی عمر میں، میں پہلی مرتبہ پاکستان گیا جبکہ ان تینوں ممالک میں سفر کا سلسلہ کچھ عرصہ تک چلتا رہا اور بالاخر ہم نے واپس برطانیہ مستقل رہائش اختیار کرلی۔

بچپن سے کرکٹ میں لگاؤ کی وجہ سے عمران خان کو اپنا ہیرو مانتا ہوں اور اسی وجہ سے میں نے کرکٹ کھیلنا شروع کی۔ بھرپور محنت اور لگن سے کرکٹ کھیلتے ہوئے 1994ء میں راولپنڈی کرکٹ سٹیڈیم میں عمران خان کی سربراہی میں ہونے والے انڈر 16 کرکٹ کلینک ٹرائلز میں منتخب ہوگیا۔ اسلام آباد سے چھپنے والے انگریزی اخبار روزنامہ "Muslim" میں یہ خبر کچھ اس طرح شائع ہوئی کہ **"5000 کھلاڑیوں کے ڈھیر میں سے 250 کھلاڑیوں کو چن لیا گیا"**۔

جبکہ مزید ان 250 کھلاڑیوں کی فہرست میں سے سلیکٹ کئے گئے 28 کھلاڑیوں کی فہرست میں بھی میرا نام شامل تھا۔ ان 28 میں سے مزید سکروٹنی کیلئے جب ٹرائلز جاری تھے اور میں بیٹنگ کیلئے گراؤنڈ میں اترا تو 2 گیندوں کے بعد میری بیٹنگ رکوا دی گئی کیونکہ اس وقت عمران خان ٹرائلز کا جائزہ لینے کیلئے اچانک گراؤنڈ میں پہنچ گئے تھے لہٰذا کچھ دیر بعد جب ٹرائل دوبارہ شروع ہوا تو اپنے ہیرو کو سامنے پا کر میں نے بہتر کھیلتے ہوئے 8 گیندوں پر 2 چوکے اور 2 چھکے مارے۔

میری باری کے اختتام پر عمران خان نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میری بلے بازی کی تعریف کرتے ہوئے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ **''اگر تم اسی طرح کھیلتے رہو گے تو تم یقیناً ایک دن پاکستانی ٹیم میں اپنی جگہ بنا لو گے''**۔ عمران خان کے اس بیان کو سن کر سلیکٹر مسعود انور نے میرا نام ساؤتھ افریقہ اور آسٹریلیا کے دورے کے لئے شامل کرلیا۔

عمران خان کی طرف سے حوصلہ افزائی اور انڈر 16 ٹیم میں سلیکٹ ہونا میرے لئے بہت بڑی کامیابی تھی۔ جبکہ کرکٹ کے جنون کی وجہ سے میں نے اپنی تعلیمی سرگرمیاں تقریباً ختم کر دیں اور کرکٹ کی دنیا میں نام بنانے کے لئے دن رات کرکٹ کھیلنا شروع کر دی۔ جبکہ سکول میں نہایت کم گریڈ آنے کی وجہ سے سکول کے پرنسپل نے میرے والدین کو سکول بلا کر وارننگ دی کہ یا مجھے کرکٹ چھوڑنی ہوگی یا سکول۔ لہٰذا والدین اور پرنسپل کے دباؤ کی وجہ سے میں نے کرکٹ سے کنارہ کشی کرلی۔